B.A. I (Hons) Paper II

سوال: جدید فارسی نثر کی خصوصیات بیان کیجئے۔

جواب: فارسی ادبیات کی تاریخ میں اُس دور کا نام عہدِ جدید ہے جو بیسویں صدی کی پہلی دہائی سے، ایران میں بعض سیاسی و سماجی تحریکات اور گہرے مغربی اثرات کے تحت قائم ہوا اور تاحال جاری ہے۔ مشروطیت کے مطالبے نے ۱۹۰۶ء سے ایران کے تمام شعبہ ہائے حیات اور خاص طور سے وہاں کے ادبی مزاج میں جو تبدیلیاں لائیں ان کے واضح اور نمایاں اثرات شاعری کے علاوہ نثر نگاری میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں کیونکہ نئے دور کی نئی نئی باتوں نے بلاشبہ جدید فارسی نثر کو نئے رنگ و آہنگ اور نئے انقلابی خصائص سے آشنا کر دیا ہے، جسے پورے طور سے سمجھنے کے لئے نثر نگاری کے بنیادی نکات پر نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ مشرقی اور مغربی تنقیدات نے نثر کے اقسام میں نمایاں فرق قائم کیا ہے۔

نثر کی پرانی تقسیم یہ تھی کہ اسے لفظی اعتبار سے مسجع، مرجز، مقفّیٰ، نثر عاری اور معنی کے اعتبار سے دقیق اور سلیس کے خانوں میں رکھا جاتا تھا، لیکن نثر کی نئی تقسیم یہ

ہے کہ اب مغرب کے زیر اثر اسے، طرز یابس، طرز سادہ، طرز شستہ، طرز نفیس اور طرز رنگین کے خانوں میں رکھا جاتا ہے اور نثر لئے فصاحت کو ازبس لازمی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح جدید فارسی نثر کا بنیادی امتیاز یہی ہے کہ اس نے نثر کی قدیم روایتی تقسیم سے اپنا دامن بچا کر نثر کی مغربی تقسیم سے خود کو قریب لا دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں جدید فارسی نثر کے عملی نمونے ان اصناف کے شاہکار کارناموں کی شکل میں ہمارے سامنے آتے ہیں جنہیں ناول، ڈرامے اور افسانے وغیرہ کی اصورت میں، مشرق کے لئے مغرب کا عطیہ کہا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جدید فارسی نثر کا آغاز اور اس کی پرورش مخصوص سیاسی حالات اور سماجی ماحول میں ہی ہوسکی ہے اور ابتدا میں اسے صحافت نے ہی سہارا دیا ہے۔ جدید فارسی نثر بھی، کلاسیکل فارسی نثر سے بعض ایسی خصوصیات کی بدولت ہی ممتاز نظر آتی ہے جو نئے فارسی ادب کی مشترکہ خصوصیات ہیں مثلاً یہ کہ جدید فارسی شاعری کی طرح جدید فارسی نثر میں بھی عوام کو ہی مخاطب بنایا گیا ہے اور نئے سیاسی وسماجی موضوعات اور عصری مسائل کو جگہ دی گئی ہے۔ جدید فارسی نثر میں یہ فرق آیا ہے کہ داستانوں اور کہانیوں میں عقلیت وارضیت کا بنیادی درجہ قائم ہوا اور اسے فنی لوازمات کا پابند بنایا گیا ہے۔ بہ الفاظ دیگر عہد کلاسیک کی نثر میں کہانیاں تھیں، لیکن انہیں لکھنے کا فن نہیں تھا اور ان کے دائرے مافوق فطرت عناصر تک پھیلے ہوئے تھے جب کہ جدید نثر میں کہانی کا دائرہ فطری عناصر تک محدود ہے اور ان میں قصہ بانی کے جدید مغربی فنون کی عکاسی نظر آتی ہے۔ کل تک کہانیوں کا تعلق اونچے طبقات سے ہوتا تھا جب کہ آج کے افسانوی ادب کا تعلق

... جہات سے ہے۔

جدید فارسی نثر کے ابتدائی معماروں میں، ابراہیم بیگ، مرزا ملکم اور کئی دوسرے بڑے ادیب شامل ہیں جنہوں نے صحافت کی راہ سے نئے ادبی ونثری اسلوب کو ممتاز بنایا اور اسے مقبول خاص و عام کیا۔ جدید فارسی نثر کے امتیازات اسلوبیاتی سطح پر، اس کی تکلمی زبان سے، انشاء کی سطح پر اس کے طرز درام نویسی سے اور ادبی سطح پر عصری وسماجی تجربات ومشاہدات کی برجستہ عکاسی سے نمایاں ہوتے ہیں۔ جدید فارسی نثر میں سجاعت کو ترک کر دیا گیا اور ایسی نثر کو فروغ ملا جس میں روزمرہ کی شان ہو، محاورات کا مناسب استعمال ہو اور تشبیہات ایسی ہوں جو ضرورت کے مطابق آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔ لفظیات کی سطح پر جدید فارسی نثر کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے مختلف غیر ملکی زبانوں کے کلمات و تراکیب کا استعمال روا رکھا ہے اور ان کی بدولت عصری علوم و افکار کی روشنی میں سماجی و سیاسی حالات کی عکاسی اور ان کی اصلاح کا کام بھی فروغ پایا ہے۔

کلاسیکل فارسی نثر سے، آج کی فارسی نثر کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں طرز نفیس اور طرز رنگین نے اپنی اہمیت اور مقبولیت کھو دی ہے اور چونکہ نثر کے مطالب و مفاہیم پہلے سے کہیں زیادہ پھیل چکے ہیں، پہلے نثر صرف ادبی تھی اور آج علمی و ادبی دونوں ہی ہے، لہٰذا، ایران کے نئے نثری ادب میں، تنقیدات کے ذریعہ توضیحی نثر، افسانوی ادب کے ذریعہ بیانیہ نثر اور صحافتی ادب کے ذریعہ تاثراتی نثر کا فروغ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آج کی نثر صرف ادبی نہیں، بلکہ علمی نثر بھی ہے اس لئے اس میں جمال زادہ اور صادق ہدایت کے افسانے، میر محمد حجازی اور سعید نفیسی کے ناول اور "حکیم نباتات"

اور ''وکلائے مرافعہ'' جیسے ڈرامے ہی نہیں، بلکہ مختلف موضوعات پر تنقیدی اور تحقیقی مقالات اور کتابیں بھی موجود ہیں اور ایسے نثری ادب کی پذیرائی اور پرورش ہو رہی ہے جو مختلف علمی و فکری نظریات کی نمائندگی کرتا ہے اور صرف بڑوں کو ہی نہیں بلکہ بچوں کو بھی یہ اپنا مخاطب بناتا ہے۔

مختصر یہ کہ ادبی مخاطبت، اصناف ادب میں اضافے، موضوعات میں تنوع اور اسالیب بیان میں تکلمی زبان اور سادہ مغربی طرز کی بدولت جدید فارسی نثر، کلاسیکل فارسی نثر سے بالکل ہی متفاوت نظر آتی ہے، مگر یہ تفاوت عصری ماحول اور عصری تقاضوں سے بہر صورت پوری طرح ہم آہنگ ہے۔